Sajid malik Sher
B-076

DATE: __/__/20

حصہ دوم

سوال نمبر 2

اسلام میں عقیدہ رسالت کی وضاحت

1۔ **تعارف:** اسلام میں عقیدہ رسالت کا مطلب ہے حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک جتنے بھی پیغمبر اور رسول آئے اُن سب پر لانا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں مختلف قوموں کی رہنمائی کے لیے نبی اور پیغمبر مبعوث فرمائے جو آکر اپنے وقت کے لوگوں کو اللہ کی تبلیغ کرتے تھے اور سیدھے راستے پر چلنے کی تلقین کرتے تھے۔ یوں انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت محمد تک چلتا رہا اور اللہ تعالیٰ نبی اور رسول مبعوث فرماتا رہا۔ عقیدہ رسالت کا مطلب ہے کہ تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ اگر کسی نبی اور رسول پر ایمان نہ لایا تو شرط یہ ہے کہ ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ مثلاً حضرت محمد کو مانا جائے اور حضرت عیسیٰ کو نہ مانا جائے تو ایسا کرنے سے ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

پر ایمان رکھنا چاہیے۔

II. عقیدہ رسالت کی اہمیت

اسلامی عقائد کی رو سے یہ لازم ہے کہ تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے اور سب کو خدا کا پیغمبر تسلیم کیا جائے۔ عقیدہ رسالت کی اسلام میں وہی اہمیت ہے جتنی انسانی جسم میں ہر ایک اعضا کی ہے۔ عقیدہ رسالت اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جیسا کہ پہلا رکن ہے اللہ پر ایمان، دوسرا رسولوں پر ایمان، تیسرا فرشتوں پر اور چوتھا الہامی کتابوں (تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید) پر ایمان اور پانچواں ہے آخرت پر ایمان۔ اگر ان میں سے ایک عقیدے پر ایمان رکھا جائے تو ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حدیث مبارک ہے

"یقیناً میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک شخص نے حسین و جمیل عمارت بنائی اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ اینٹ میں ہوں۔" **(الحدیث)**

اس حدیث میں آپ ﷺ نے خود وضاحت فرما دی کہ مجھ سے پہلے بھی انبیاء آئے تھے اور آخری نبی میں ہوں۔

پر ایمان رکھنا چاہیے۔

DATE: / / 20

(M) (T) (W) (T) (F) (S)

iii۔ انفرادی زندگی پر اثرات

عقیدہ رسالت کے انسانی زندگی پر بہت سارے اثرات مرتب ہوتے ہیں چند ایک درج ذیل ہیں

i. عاجزو انکساری:۔

عقیدہ رسالت سے انسان کے اندر عاجزو انکساری پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی نظر میں تمام انبیاء کرام ایک ہیں اور حضرت محمد ﷺ نبیوں کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"بنی اسرائیل میں جب بھی کوئی نبی وفات پا جاتا تو اس کی جگہ دوسرا آ جاتا مگر میرے بعد کوئی نبی"

ii. تکمیل ایمان:۔

عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنے سے انسان کا ایمان مکمل ہو جاتا ہے کیونکہ عقیدہ رسالت ایمان کے عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے لہٰذا عقیدہ رسالت پر مضبوط ایمان رکھنا چاہیے۔

"یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول اور پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔ (القرآن)

CamScanner

iii. صبر و تحمل:

عقیدہ رسالت سے انسان
میں صبر و تحمل ہونا چاہیے۔ اگر اس پر
کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کا مظاہرہ
کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ
آنے والے تمام انبیاء کرام پر مشکلات
آئیں اور انہوں نے صبر و تحمل کا مظاہرہ
کیا اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا
کیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے
"اور یقیناً جب ان پر کوئی مصیبت
آتی ہے تو وہ صرف اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں"
(القرآن)

iv. صرف اللہ کی عبادت

عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنے والا صرف
اللہ کی عبادت کرتا ہے اور صرف اسی
کے سامنے جھکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے
کہ جتنے بھی رسول دنیا میں آئے وہ سب
کے سب اللہ کا پیغام لے کر آئے
اسی لیے ہمیں صرف اور صرف اللہ ہی
کی عبادت کرنی چاہیے اور صرف اسی
کے سامنے سجدہ ریز ہونا چاہیے اور
دنیا کے کسی فرعون کے سامنے نہیں
ہونا چاہیے۔

٦. اجتماعی فوائد

i. **مساوات:** عقیدہ رسالت سے مساوات کا جذبہ ابھرتا ہے۔ تمام لوگ سوچتے ہیں کہ ہم رسولوں کو ماننے والے اس لیے ہم آپس میں برابر ہیں۔ جیسا کہ مسلمان آپس میں عربی، عجمی، گورا کالا سب برابر ہیں۔

ii. **ہمدردی:** عقیدہ رسالت سے ہمدردی اور محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اگر دنیا کے کسی بھی کونے میں ان کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ ان کو بھی محسوس ہوتی ہے جیسے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

iii. **نمونہ عمل کا جذبہ:** عقیدہ رسالت سے نمونہ عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ مانتے ہیں کہ وہ تمام کے تمام نمونہ عمل تھے مگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

٧. تنقیدی جائزہ

عقیدہ رسالت ایک ایسا جذبہ ہے کہ جس کے ماننے سے انسان کا ایمان مکمل ہوتا ہے۔ عقیدہ رسالت پر ایمان نہ رکھنے سے ایمان مکمل نہیں ہوتا لہٰذا ہمیں چاہیے کہ بلا جھجک عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنا چاہیے۔

سوال نمبر 3

اسلام کا عدالتی نظام

تعارف: اسلام کا عدالتی نظام بہت وسیع ہے۔ اسلام نے عدالت کا نظام متعارف کر دیا جیسا کہ چوری کرنے کی سزا، زنا کی سزا اور سود خوری کو حرام قرار دی۔ اسلام نے ناحق قتل کرنے کی سزا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک عورت کا مقدمہ آیا کہ اس نے چوری کی ہے تو صحابہ کرام نے اس کی سفارش کرنا چاہی مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی قومیں اسی وجہ سے تباہ ہو گئیں کیونکہ انصاف کا نظام قائم نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔ اسلام ہر طرح کا انصاف فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے ہماری معاشی اور انفرادی و اجتماعی فوائد ملتے ہیں اور کسی ظلم اور بے گناہ انسان کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہمیں اسلامی عدالتی نظام کے قانون کی پاسداری کرنا چاہیے۔

DATE: __/__/20

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)

اسلام میں مجلس شوریٰ کا تصور پایا جاتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایسے بہت سارے واقعات موجود ہیں جن سے مجلس شوریٰ کا تصور اور ثبوت ملتا ہے۔ مجلس شوریٰ کا مقصد یہ ہے کہ صرف اور صرف اسلامی شریعت کے مطابق ہو اور کوئی فرقہ یا گروہ اس کے خلاف نہ ہو۔ اور اسلام کے تمام پہلوؤں کو پورا کرتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک حضرت علیؓ کی زرہ گم ہو گئی جو ایک یہودی سے ملی۔ مجلس شوریٰ کے ذریعے فیصلہ کیا جانے لگا۔ حضرت علیؓ کے پاس اس کو غلط ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ یا ثبوت نہ تھا لہذا وہ زرہ اس یہودی کو واپس کر دی گئی۔ آپ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں بہت سے معاملات مجلس شوریٰ کے ذریعے کرتے تھے۔

ہائی کورٹ: ہمارے ملک میں اور خاص طور پر دوسرے ممالک میں مجلس شوریٰ کی بھی نظام ہوتی ہیں اور کئی ایوانوں پر مشتمل ہوتی ایوان زیریں اور ایوان

DATE: __/__/20 M T W T F S

بالا۔ ہائی کورٹ ایوان زیریں ہے اور اس میں اگر ناانصافی ہو تو ایوان بالا کی طرف کیس کیا جاتا ہے۔

سپریم کورٹ: ایوان بالا سپریم کورٹ ہوتی ہے۔ اگر کسی کو انصاف ایوان زیریں سے نہ ملے تو وہ سپریم کورٹ میں ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیل جا سکتا ہے۔

سماجی فوائد و اثرات

i. انصاف کی فراہمی: اسلام کے عدالتی نظام سے سب کو انصاف کی مفت فراہمی ملتی ہے۔ اسلام سب کے ساتھ انصاف کی فراہمی کی تلقین کرتا ہے لہٰذا انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے۔

ii. قانونی چارہ جوئی: وہ عام لوگ جن کے ساتھ ناانصافی کیا گیا ہو اور اُن کے ساتھ ظلم و بربریت کی گئی اور کوئی اُن کا ساتھ نہ دے رہا ہو تو قانون کی چارہ جوئی کی جاتی ہے۔

iii. گواہوں کی فراہمی: اسلامی قانون کے مطابق گواہوں کی موجودگی کے بغیر فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اسلام میں ایک مرد کی گواہی کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی رکھی جاتا ہے تاکہ انصاف کی اشد ضرورت حاصل ہو۔

۱۷. **حقوق کی حفاظت:** قرآن میں بھی ہر جگہ
حقوق کی حفاظت اور احادیث میں بے شمار جگہ پر
تلقین کی گئی ہے۔ لہٰذا اسلام وہ واحد مذہب
ہے جو عام لوگوں اور جانوروں کے حقوق فراہم کرتا ہے۔

۱۸. **قانون کی حکمرانی:** قرآن میں ارشاد ہے
کہ قانون سے کوئی بالاتر نہیں ہے عالم اسلام
کا بھی یہی منشور ہے کہ اسلامی قانون سے کوئی
بالاتر نہیں چاہے وہ اس کے اپنے باپ
یا بیٹے کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

تنقیدی جائزہ: اسلام کا عدالتی نظام
بہت وسیع ہے اور سب کو انصاف
کی فراہمی کرتا ہے سب کے حقوق کا
محافظ ہے اور حتیٰ کہ جانوروں
کے حقوق، عورتوں کے حقوق اور
عام انسانوں کے حقوق کا محافظ
ہے

DATE: __/__/20

M T W T F S

سوال نمبر 3

اسلام میں صدقات اور زکوٰۃ کا نظام

تعارف:- زکوٰۃ اسلام میں اہم پہلو ہے
زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک کرنا، صاف کرنا
زکوٰۃ کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے دیے ہوئے مال و اسباب میں صدقات
و خیرات کے طور پر فقرا اور مساکین لوگوں
میں بانٹنا. زکوٰۃ دینا صرف مسلمانوں
پر اور زکوٰۃ صرف مسلمانوں کو ہی دی
جا سکتی ہے. زکوٰۃ ایسا پیارا عمل
ہے کہ مال پاک ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ
سے دل میں مال کی محبت ختم ہو جاتا
ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں
شفافیت آتی ہے. زکوٰۃ دو ہجری کو
فرض ہوئی. حضرت ابوبکر صدیقؓ کے
دور میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ سے
انکار کر دیا حضرت ابوبکر صدیق نے
باقاعدہ ان کے خلاف جہاد کیا. زکوٰۃ
کے لیے ساڑھے باون تولے چاندی یا
ساڑھے سات تولے سونا یا اس
کے برابر مال و زر ہونا چاہیے

زکوٰۃ کے مصارف: زکوٰۃ صرف مسلمانوں سے لی جاتی ہے اور مسلمان لوگوں کو دی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کے مصارف سے مراد زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں جو درج ذیل ہیں۔

I۔ **فقراء:** ایسے لوگ جن کے پاس کچھ نہ ہو اور یہاں تک کہ کھانے پینے سے مجبور ہوں

II۔ **مساکین** مسکینوں میں

III۔ **عاملین:** عمل دار لوگ

IV۔ **فی الرقاب:** جو نئے مسلمان ہوں

V۔ **غارمین:** قرض دار

VI۔ **فی سبیل اللہ:** اللہ کی راہ میں

VII۔ **ابن السبیل۔**

VIII۔ **قلوب:** دلوں کو تسلی

CamScanner

DATE: __/__/20__

M T W T F S

سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات

زکوٰۃ سے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چند درج ذیل ہیں

i. مال سے محبت کا خاتمہ:

زکوٰۃ و صدقات سے مال سے محبت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ہر انسان مال سے محبت کرتا ہے کیونکہ جبلت ہے لیکن قرآن میں 82 مرتبہ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے۔ مال سے محبت کا لگاؤ ختم ہو جاتا ہے قرآن میں ارشاد ہے

"تاکہ دولت چند ہاتھوں میں گردش نہ کرے"

(القرآن)

ii. احساس و ہمدردی:

زکوٰۃ و صدقات دینے سے احساس اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ لوگ جو غریب ہوں اور بھوکا پیاسے ہیں تو ان کے لیے احساس و ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک انسان دوسرے انسان کا احساس اور ہمدردی کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ تو انسان خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

DATE: __/__/20

M T W T F S

iii. دوسروں کی بھوک کا احساس: جب انسان کو بھوک ہوتی ہے تو اُس کو احساس ہوتا ہے کہ غریب لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے سے اُن کی بھوک کا خاتمہ ہو جائے گا اس طرح دوسروں کی بھوک کا احساس ہوتا ہے جاتی

iv. بیماریوں کا خاتمہ: زکوٰۃ دینے سے مالی بیماریوں کا خاتمہ ہوتا ہے قرآن میں ارشاد ہے

"اور زکوٰۃ دے مال کو پاک کر دے"

v. تکمیل ایمان: زکوٰۃ ادا کرنے سے ایمان مکمل ہو جاتا ہے اور انسان کو خوشی اور سرور ہوتا ہے۔

vi. اللہ کی خوشنودی: زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ کی خوشنودی ملتی ہے۔ جیسا کہ اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

"اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ"

تنقیدی جائزہ: زکوٰۃ و صدقات سے مال پاک ہو جاتا ہے اور ایمان مکمل ہو جاتا ہے اور اللہ کی خوشنودی مل جاتی ہے اور مال کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر

اجتہاد

لغوی معنی:

اجتہاد کا لفظ اجہد سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا، مشقت کرنا، طاقت صرف کرنا

اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں اجتہاد سے کسی مسئلے پر متفقہ فیصلہ غور و فکر کرنا تاکہ امت مسلمہ کا کسی مسئلے پر متفقہ فیصلہ غور و فکر جس سے اتفاق رائے ہو جائے اجتہاد کہلاتا ہے۔ اسلام میں سب سے پہلے قرآن و حدیث پھر اجتہاد، اجماع استصلاح

قرآن مجید سے اجتہاد

"پس ایسا کیوں نہ کیا گیا کہ ہر گروہ میں سے ایک ایک سردار کی جماعت نکل آتی جو فہم و بصیرت پیدا کرتی" (القرآن)

DATE: / / 20 M T W T F S

سنتِ نبوی سے اجتہاد

آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو یمن
کا قاضی مقرر فرمایا اور فرمایا کہ اگر تم قرآن
و حدیث سے فیصلہ نہ کر سکو اگر اس کا حل
موجود نہ ہو تو اپنی رائے کے مطابق درست
اور منصفانہ فیصلہ کرنا"